ایسے متعدد کفن موجود تھے اور بالعموم یہ مسیحی بزرگوں کی زیارت گاہوں میں رکھے گئے تھے۔

کلیسیائی رہنماؤں کا رویّہ مختلف رہا ہے۔ بعض نے اسے حضرت عیسیٰ مسیح کا واقعی کفن قرار دیا، بعض نے یہ دعویٰ تو نہیں کیا، مگر اِس کپڑے کو متبرک قرار دیا کیوں کہ اِس پر معجزانہ طور پر مسیح علیہ السلام کی شکل وشباہت موجود ہے۔

۱۹۸۰ء میں ایک امریکی جیسوئٹ نے دعویٰ کیا تھا کہ اُس نے "ٹیورن" کے اِس کفن پر حضرت مسیح کی دائیں آنکھ کے اوپر ایک سکّے کا نقش دیکھا ہے اور اب "دو اطالوی یونیورسٹی اساتذہ نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ سکّہ نہ صرف رومن عہد کا ہے، بلکہ رومن بادشاہ طبریاس کے سولہویں سالِ تاجپوشی کا ہے۔ اِس طرح یہ ۲۹ عیسوی بنتا ہے جس سال حضرت مسیح کو صلیب دی گئی تھی۔ اِس طرح ثابت ہوتا ہے کہ کفن تاریخی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد کا ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ اطالوی پروفیسروں کے خلاف متعدّد اہلِ علم نے یہ بات کہی ہے کہ یہودی دُنیا میں اِس کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ مرنے والے کی تدفین کے وقت آنکھوں پر یا آنکھوں کے اوپر سکّے رکھے جاتے ہوں۔

یہ امر پُرلطف ہے کہ ٹیورن کے اِس کفن کے حوالے سے برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر دلائل جمع کیے ہیں، اور اُنھوں نے ٹیورن کے کفن کی پوری تاریخ بار بار اپنے مقاصد کے لیے دہرائی ہے۔

مراسلت

خورشید احمد خان یوسفی

لاہور

"عالمِ اسلام اور عیسائیت" (شمارہ اگست ۹۶ء) میں پیٹر ک سکھ دیو کو مسلمانوں میں سے حلقۂ مسیحیت میں آنے والا سمجھا گیا ہے۔ (ص ۱۹) غالباً وہ ہندو سے عیسائی ہوئے ہوں گے، کیوں کہ سکھ دیو ہندو نام ہے۔